ہوگا؟

جواب: نماز دراصل اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی اور مخاطبت کا وقت ہے۔ اس وقت کسی اور طرف توجہ کرنا بالکل اسی طرح ہے کہ ایک شخص کو آپ اپنی طرف متوجہ کریں اور پھر آپ کسی اور کام میں مشغول اور اس کی طرف سے بے توجہ ہو جائیں۔ اسی لیے نماز جیسی عبادت کا صحیح تقاضا تو یہ ہے کہ اس وقت آدمی اپنے آپ کو کلیتاً اللہ تعالیٰ کی طرف یک سو کرلے اور قصداً وقت وغیرہ نہ دیکھے۔

تاہم، اگر کوئی شخص وقت دیکھ ہی لے اور سمجھ لے، البتہ زبان سے اس کا تلفظ ادا نہ کرے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ چنانچہ فتاویٰ عالم گیری میں ہے:

> اگر کوئی شخص دورانِ نماز فقہ کی کسی کتاب میں سے کچھ حصّہ دیکھ لے اور سمجھ لے تو بالاجماع نماز فاسد نہیں ہوگی۔ فتاویٰ تاتار خانیہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور جب محراب پر قرآن کے علاوہ کوئی دوسری چیز لکھی ہو، نمازی اسے دیکھے، اس پر غور کرے اور پھر سمجھ لے تو امام ابو یوسفؒ کی رائے ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی اور مشائخ احناف نے اسی رائے کو قبول کیا ہے۔ (ج۱،ص ۵۳)

اور اگر بلا ارادہ نظر پڑ گئی تب تو ظاہر ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

محراب میں تصاویر یا بزرگوں کے نام لکھنا

سوال: عموماً دیہات کی بعض مساجد کی محرابوں اور سامنے کی دیواروں پر بزرگوں کے نام یا فطرت کے آثار کی تصاویر بنائی دکھائی دیتی ہیں۔ اس ضمن میں ہدایت فرمائیں؟

جواب: محراب میں تصویروں کی نقاشی خواہ وہ کسی بھی ذی روح کی ہو سخت گناہ اور مکروہ ہے۔ ہدایہ میں ہے: ''سب سے زیادہ کراہت اس تصویر میں ہے جو امام کے سامنے ہو، پھر اس میں جو اس کے سر کے اُوپر ہو، پھر دائیں، پھر بائیں اور پھر پیچھے کی تصویر''۔ اور یہ کہ: ''مکروہ ہے کہ اس کے سر کے اُوپر چھت میں یا کوئی لٹکی ہوئی تصویر ہو''۔ (ہدایہ، ج۱،ص ۱۲۲)

اس لیے کہ اس میں شرک کا شبہہ پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے زمانے میں قبر پرستی اور اولیا پرستی کا مرض جس طرح عام ہے، اس فضا میں نمازی کے سامنے دیواروں پر بزرگوں کے نام لکھنا اور

ان کے کتبے لگانا بھی کراہت سے خالی نہ ہوگا۔ غیر ذی روح کی تصاویر کی بعض فقہا نے اجازت دی ہے۔ یہاں تک کہ علامہ شامیؒ نے سورج و چاند اور ستاروں کی تصویروں کا بنانا بھی جائز قرار دیا ہے (ردالمختار، ج۱،ص ۶۰۷)۔ مگر میرے خیال میں یہ رائے محل نظر ہے۔ چاند، سورج اور ستاروں کی بعض مذاہب میں پرستش کی جاتی ہے اور ان کے عبادت خانوں میں ان کی تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ اس لیے ایسی اور اس قسم کی تمام ہی تصویروں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ علامہ ابن نجیم مصری نے مطلقاً تصویروں کی نقاشی کو مکروہ قرار دیا ہے۔ (البحر الرائق، ج۵،ص ۲۵۱)۔ (مولانا خالد سیف اللہ رحمانی)

قرض پر رقم سے نفع حاصل کرنا حرام

سوال: ہمارے قصبے میں ایک عیدگاہ ہے، وہ مسجد نما ہے۔ اس کے چاروں طرف عیدگاہ کی زمین ہے۔ ایک طرف کی زمین لبِ سڑک ہے۔ متولیان عیدگاہ اس میں دکانیں بنوانا چاہتے ہیں مگر عیدگاہ فنڈ میں مالی وسائل نہیں ہیں اور عیدگاہ کی مرمت اور دیگر ضروریات کے پیش نظر دکانیں بنوانا ضروری ہے۔ اس کے لیے ایک صاحبِ ثروت مسلمان سے اس شرط پر معاملہ طے کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دکانیں اپنے روپے سے بنوا دیں اور پہلے ہی ان سے دکانوں کا کرایہ طے ہوجائے۔ پھر جب دکانیں بن جائیں تو وہ ان دکانوں کو من مانے کرایے پر اُٹھائیں اور جب تعمیرات میں ان کی لگی ہوئی رقم وصول ہوجائے تو دکانیں عیدگاہ کی ملکیت ہوجائیں۔ ظاہر ہے کہ مثال کے طور پر اس وقت اگر ان سے ۱۰ روپے یا ۱۵ روپے ماہانہ کرایہ طے ہوتا ہے تو وہ ۲۰ یا ۲۵ یا زائد میں اُٹھائیں گے، جس سے حاصل کردہ زائد کرایہ ان کا نفع ہوگا جس کی خاطر وہ رقم دینے کے لیے تیار ہوں گے۔ اس صورت میں شرعی مسئلہ کیا ہے؟ یہ جائز معاملہ ہوگا یا ناجائز؟

جواب: ذیل کی چند اصولی باتیں سامنے رکھیے تو اس معاملے کا شرعی حکم معلوم کرنا آسان ہوجائے گا:

۱- معدوم، یعنی جو چیز موجود نہ ہو اس کی بیع ناجائز ہے اور جس طرح بیع ناجائز ہے اسی